بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
مدرسہ عارف العلوم
MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹروول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: وضو میں منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کا طریقہ		
کتاب: طہارت	باب: وضو کے مسائل	فصل:۔
فتوی نمبر:558	تاریخ :17ربیع الثانی1448ھ/30ستمبر2026ء	

سؤال: وضو میں منہ اور ناک میں کس طرح پانی ڈالتے ہیں؟ اس کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

وضو کے دوران منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کی دو سنتیں ہیں:

(1) تین مرتبہ منہ بھر کر کلی کرنا، اور تین مرتبہ ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا سنت ہے۔

(2) پھر منہ اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا یہ الگ سنت ہے، منہ میں مبالغہ کرنے سے مراد غرغرہ کرنا ہے، اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے مراد ناک کی نرم ہڈی سے بھی تجاوز کرنا مراد ہے۔ لیکن وضو کرنے والا اگر روزہ دار ہو تو اس کو مبالغہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کی پہلی سنت پر اکتفاء کرنا چاہئے۔

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ) ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳ گلشن اقبال، کراچی

نوٹ: وضو کے دوران مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق منہ اور ناک میں پانی ڈالنا مسنون ہے جبکہ غسل میں فرض ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:

(وَغَسْلُ الْفَمِ) أَيْ اسْتِيعَابُهُ، وَلِذَا عَبَّرَ بِالْغَسْلِ أَوْ لِلِاخْتِصَارِ (بِمِيَاهٍ) ثَلَاثَةٌ (وَالْأَنْفِ) بِبُلُوغِ الْمَاءِ الْمَارِنِ (بِمِيَاهٍ) وَهُمَا سُنَّتَانِ مُؤَكَّدَتَانِ مُشْتَمِلَتَانِ عَلَى سُنَنٍ خَمْسٍ: التَّرْتِيبُ، وَالتَّثْلِيثُ، وَتَجْدِيدُ الْمَاءِ، وَفِعْلُهُمَا بِالْيُمْنَى (وَالْمُبَالَغَةُ فِيهِمَا) بِالْغَرْغَرَةِ، وَمُجَاوَزَةِ الْمَارِنِ (لِغَيْرِ الصَّائِمِ) لِاحْتِمَالِ الْفَسَادِ؛

قَوْلُهُ: وَلِذَا عَبَّرَ بِالْغَسْلِ) أَفَادَ أَنَّ الِاسْتِيعَابَ يُفَادُ بِالْغَسْلِ دُونَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ، وَفِيهِ نَظَرٌ فَإِنَّهُمَا كَذَلِكَ فَالْمَضْمَضَةُ اصْطِلَاحًا اسْتِيعَابُ الْمَاءِ جَمِيعَ الْفَمِ. وَفِي اللُّغَةِ التَّحْرِيكُ. وَالِاسْتِنْشَاقُ اصْطِلَاحًا إيصَالُ الْمَاءِ إلَى الْمَارِنِ. وَلُغَةً مِنْ النَّشْقِ، وَهُوَ جَذْبُ الْمَاءِ وَنَحْوِهِ بِرِيحِ الْأَنْفِ إلَى دَاخِلِهِ بَحْرٌ. وَأُجِيبَ بِأَنَّ الْمُرَادَ مَا قَالَهُ الزَّيْلَعِيُّ، وَهُوَ أَنَّ السُّنَّةَ فِيهِمَا الْمُبَالَغَةُ، وَالْغَسْلُ أَدَلُّ عَلَى ذَلِكَ.

وَأَوْرَدَ أَنَّ الْمُبَالَغَةَ الْمَذْكُورَةَ لَيْسَتْ نَفْسَ الِاسْتِيعَابِ، عَلَى أَنَّ الْمُبَالَغَةَ سُنَّةٌ أُخْرَى، فَالتَّعْبِيرُ عَنْهَا وَعَنْ أَصْلِهِ بِعِبَارَةٍ وَاحِدَةٍ يُوهِمُ أَنَّهُمَا سُنَّةٌ وَاحِدَةٌ وَلَيْسَ هُنَاكَ نَهْرٌ. وَأَيْضًا لَا يُنَاسِبُ ذَلِكَ مَنْ صَرَّحَ بِسُنِّيَّةِ الْمُبَالَغَةِ كَالْمُصَنِّفِ. قُلْت: فَالْأَحْسَنُ أَنْ يُقَالَ: إنَّ التَّعْبِيرَ بِغَسْلِ الْفَمِ وَالْأَنْفِ أَدَلُّ عَلَى الِاسْتِيعَابِ مِنْ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ بِالنَّظَرِ إلَى الْمَعْنَى اللُّغَوِيِّ، تَأَمَّلْ

(کتاب الطہارۃ، سنن الوضو 1/ 116،115 ط سعید)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

(ومنها المضمضة والاستنشاق) والسنة أن يتمضمض ثلاثا أولا ثم يستنشق ثلاثا ويأخذ لكل واحد منهما ماء جديدا في كل مرة وكذا في محيط السرخسي.

وحد المضمضة استيعاب الماء جميع الفم وحد الاستنشاق أن يصل الماء إلى المارن. كذا في الخلاصة.

إن ترك المضمضة والاستنشاق أثم على الصحيح؛ لأنهما من سنن

الهدى وتركها يوجب الإساءة بخلاف السنن الزوائد فإن تركها لا يوجب الإساءة هكذا في السراج الوهاج.

(کتاب الطہارۃ الباب الاول الفصل الثانی 1/ 6 ط رشیدیہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی